بسم اللہ الرحمن الرحیم

تین اعمال، تین افراد اور قیامت کا خوفناک انجام

ابو معاویہ شارب بن شاکر السّلفی
بنی پٹی۔مدھوبنی۔بہار

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی رسولہ الکریم،اما بعد:

برادران اسلام! آج ہم ہر آئے دن موت و قیامت اور حشر و نشر کے بارے میں بارہا تقریریں سنتے ہیں مگر ہماری حالت یہ ہے کہ قیامت اور قیامت کی ہولناکیوں کا تذکرہ سننے کے باوجود بھی ہمارے دلوں پر اس کا نہ تو کچھ اثر پڑتا ہے اور نہ ہی ہم نیکیوں کی طرف راغب ہو پاتے ہیں جب کہ ہمارے نبیٔ اکرم و مکرم ﷺ کا حال یہ تھا کہ قیامت کے تذکرہ کو پڑھ کر وقت سے پہلے ہی بوڑھے ہوگئے تھے جیسا کہ ترمذی شریف کے اندر یہ روایت موجود ہے،ایک مرتبہ سیدنا ابو بکرؓ نے کہا کہ " يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ شِبْتَ "اے اللہ کے نبیٔ اکرم و مکرم ﷺ! آپ تو بوڑھے لگنے لگے ہیں! تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ " شَيَّبَتْنِي هُودٌ وَالوَاقِعَةُ وَالمُرْسَلَاتُ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ " مجھے سورہ ہود، سورہ واقعہ، سورہ مرسلات، سورہ النباء اور سورہ تکویر نے بوڑھا کردیا ہے۔(ترمذی:3297،الصحیحۃ:955)اور ایک دوسری روایت کے اندر ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ " شَيَّبَتْنِي هُودٌ وَأَخَوَاتُهَا قَبْلَ الْمَشِيْبِ " مجھے سورہ ہود اور اس جیسی اور سورتوں نے وقت سے پہلے ہی بوڑھا کردیا۔(صحیح الجامع للألبانیؒ:3721)اب آپ یہ سوچ رہے ہوں گے کہ ان سورتوں کے اندر ایسا کیا ہے جس کی وجہ سے آپ ﷺ نے یہ کہا کہ ان سورتوں نے مجھے تو وقت سے پہلے ہی بوڑھا کردیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ ان سورتوں کے اندر قیامت کے حالات وواقعات بیان کئے گئے ہیں۔اللہ اکبر کبیرا! ہمارے نبی ﷺ کی یہ حالت! اور ایک ہماری حالت ہے کہ قیامت کے دن کی سختیوں اور حالتوں کو سن کر ہمارا دل بھی نہ پسیجے! میرے دوستو! قیامت کے دن کی فکر کرو! یہ کوئی معمولی اور آسان دن نہیں ہوگا بلکہ وہ دن تو ایک ایسا دن ہوگا جس دن تمام انبیاء ورسل بھی لرزاں وترساں ہوں گے اور یہی کہہ رہے ہوں گے کہ " رَبِّ سَلِّم رَبِّ سَلِّم " اے میرے رب

! بس تو مجھے بچالے۔(مسلم:195)ہر کس وناکس حیران وپریشان ہوگا،اوراس حیرانی وپریشانی کے عالم میں ہرانسان یہی چاہے گا کہ وہ اس گھڑی سے جتنا جلد ہوسکے چھٹکارا حاصل کرلے کیونکہ ایک تو سورج بالکل ہی سر کے اوپر صرف ایک میل کے فاصلے پر ہوگا اور لوگ اپنے اپنے اعمال کے بقدر پسینے میں شرابور ہوں گے۔(مسلم:2846)اور دوسرا یہ کہ وہ دن 12/ گھنٹے کا نہیں بلکہ " خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ " وہ دن تو پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا۔(المعارج:4)اللہ اکبر کبیرا!اب ذرا سوچئے کہ ایسی مشکل گھڑی میں رب ذوالجلال والاکرام کا کسی آدمی پر غضبناک ہونا،اس کی طرف نظر رحمت سے نہ دیکھنا، اس سے بات نہ کرنا اور سخت سے سخت عذاب دینا یہ کتنی بڑی ہلاکت وبربادی اوربدبختی ہوگی،اورآج کے خطبۂ جمعہ کے اندر میں آپ کو یہی بتانے والا ہوں کہ کل بروز قیامت تین قسم کے ایسے بدنصیب وبدبخت لوگ ہوں گے جن سے اللہ رب العزت نہ تو بات کرے گا اور نہ ہی ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھے گا اور نہ ہی انہیں پاک وصاف کرے گا بلکہ ایسے لوگوں کو اللہ رب العالمین دردناک عذاب سے دوچار بھی کرے گا۔اللہ کی پناہ!اے اللہ تو ہم سب کو بروز قیامت اپنی رحمت عطافرمانا۔آمین

(1) بوڑھازانی، جھوٹا بادشاہ اور متکبر فقیر:

محترم سامعین وسامعات! قیامت کے دن جن بدبختوں کی طرف اللہ رب العالمین نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا ان کا تذکرہ کرتے ہوئے سیدالاولین والآخرین جناب محمد عربی ﷺ نے فرمایا" ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ "کہ تین آدمیوں سے اللہ رب العالمین کل بروز قیامت نہ تو بات کرے گا" وَلَا يُزَكِّيهِمْ "اور نہ ہی ان تینوں کو پاک وصاف کرے گا،" وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ "اور نہ ہی ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھے گا،بلکہ" وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ "انہیں دردناک عذاب سے دوچار کرے گا، نمبر ایک" شَيْخٌ زَانٍ "بوڑھازانی، نمبر دو" وَمَلِكٌ كَذَّابٌ "جھوٹا بادشاہ،اور نمبر تین" وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ "محتاج اور مغرور گھمنڈی فقیر۔(مسلم:107)میرے دوستو!اسلام میں زناکاری، جھوٹ اور کبر وغرور یہ توسب کے لئے حرام اور سب کے حق میں برا ہے لیکن ان تینوں شخصوں کے حق میں نہایت ہی اقبح اور بے موقع ومحل ہے، کیونکہ بڑھاپے میں جب کہ شہوت کم ہوجاتی ہے زنا کرنا یہ سراسر شقاوت اور بدبختی کی علامت ہے،اور بادشاہ ہونے کے باوجود جب کہ بادشاہ کو کسی کا خوف اور ڈر نہیں ہوتا، جھوٹ بولنا بالکل ہی اللہ کی نافرمانی کی علامت ہے،اور کسی غریب آدمی کا باوجود یہ کہ قلاش، غریب اور فقیر ہے، گھمنڈ کرنا یہ توفرعون بے سامان بننے کی علامت ہے جو کہ اللہ کو نہایت ہی ناپسند ہے،یہی وجہ ہے کہ قاضی عیاضؒ ان تینوں کی وجہ تخصیص پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں

کہ ان تینوں کو ان گناہوں کی کوئی حاجت اور ضرورت نہیں تھی پھر بھی اس گناہ کو انجام دینا گویا عمداًاللہ کی نافرمانی، ضد اور ہٹ دھرمی ہے اور اللہ کے احکام وفرامین کو ذلیل سمجھنا ہے۔

(2) ٹخنے کے نیچے لباس رکھنے والا، احسان جتانے والا اور جھوٹی قسم کھا کر مال بیچنے والا:

میرے دوستو! اب جو حدیث میں آپ کو سنانے جارہاہوں اس کو بغور سماعت فرمائیں کیونکہ اس کے اندر تو نمازی وحاجی اور عالم ومولانااور بہت سارے دیندار کہلانے والے لوگ بھی شامل ہیں، اب آپ یہ سوچ رہے ہوں گے کہ ایسا کیا ہے جس کے اندر اتنے سارے دیندار لوگ شامل ہیں تو پھر حدیث سن ہی لیجئے، سیدنا ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہ فرمایا" ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ" کہ تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن سے کل بروز قیامت اللہ رب العالمین نہ تو بات کرے گااور نہ ہی ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھے گااور نہ ہی انہیں پاک وصاف کرے گااور تو اور ہے ان کے لئے دردناک عذاب بھی ہوگا، سیدنا ابوذرؓ کہتے ہیں کہ میں نے کہا" خَابُوا وَخَسِرُوا مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللهِ" کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! ایسے لوگوں کا ستیاناس ہوجائے، یہ کون لوگ ہیں؟ توآپ ﷺ نے فرمایا کہ " أَلْمُسْبِلُ" نمبرایک اپنالباس ٹخنے سے نیچے لٹکانے والا، " وَالْمَنَّانُ " نمبر دو احسان جتانے والا اور نمبر تین"وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ " جھوٹی قسم کھاکر اپنا مال بیچنے والا۔(مسلم:106)اللہ کی پناہ! میرے دوستو! ابھی آپ نے اپنے کانوں سے یہ سنا کہ جو لوگ اپنا کپڑا ٹخنے سے نیچے لٹکائیں گے تو ایسے لوگوں سے کل بروز قیامت اللہ رب العالمین کتنا سخت ناراض ہوگا مگر افسوس کی بات ہے کہ آج یہ گناہ ہم سب بڑے ہی شوق سے انجام دیتے ہیں، لوگ نماز بھی پڑھتے ہیں اور اپنی شلوار، پینٹ اور لنگی وغیرہ ٹخنے سے نیچے بھی رکھتے ہیں، اور بہت سارے لوگ تو اس کبیرہ گناہ کو انجام دینے کے لئے یہ حیلہ اور جواز پیش کرتے ہیں کہ حدیث شریف میں توآپ ﷺ نے تکبر کے ساتھ ٹخنے سے نیچے کپڑا لٹکانے سے منع کیا ہے، اور ہمارے دلوں میں کوئی تکبر نہیں ہے ، ہم بس ایسے ہی فیشن کے طور پر ٹخنے سے نیچے کپڑا لٹکاتے ہیں، تو جو لوگ بھی ایسا سوچتے ہیں وہ لوگ یہ سن لیں کہ ٹخنے سے نیچے کپڑا لٹکانا ہی تکبر کی نشانی ہے اور یہ میں نہیں کہہ رہاہوں بلکہ نبیٔ اکرم ومکرم ﷺ نے فرمادیا ہے کہ اے لوگو!" وَإِيَّاكَ وَإِسْبَالَ الْإِزَارِ فَإِنَّهَا مِنَ الْمَخِيلَةِ وَلَا يُحِبُّهَا اللَّهُ" ٹخنے سے نیچے کپڑا لٹکانے سے بچنا کیونکہ یہی تکبر ہے اور اللہ رب العالمین کو یہ حرکت بالکل بھی پسند نہیں ہے۔(الادب المفرد:1182،ابوداؤد:4084،الصحیحۃ:1109)اس لئے اے میرے بھائیو! اس حرکت سے باز آجاؤ ورنہ یہ تمہاری

نمازیں،روزے، حج وزکاۃ اور ساری نیکیاں کسی کام کے نہیں ہیں، کیونکہ جو مسلمان مرد بھی یہ حرکت کرے گا اسے دردناک عذاب وسزا سے دوچار کیا جائے گا۔

میرے دوستو! حدیث شریف کے اندر دوسری چیز یہ ہے کہ جو لوگ احسان جتلاتے ہیں تو ایسے لوگوں کو بھی کل بروز قیامت اللہ کی ناراضگی کا سامنا کرنا پڑے گا اور یہ بیماری بھی سماج ومعاشرے کے اندر عام ہے کہ جیسے ہی دو بھائیوں یا پھر دو خاندانوں کے درمیان کچھ ان بن ہو جاتی ہے لوگ ایک دوسرے کو گننا شروع کر دیتے ہیں اور ایک دوسرے پر کئے گئے احسانات کو شمار کرنا شروع کر دیتے ہیں کہ میں نے تمہارے ساتھ یہ کیا،وہ کیا، میں نے تجھے یہ کھلایا،وہ پلایا کیا تو بھول گیا وغیرہ وغیرہ تو جو لوگ بھی ایسی حرکت کریں گے وہ اپنی آخرت اپنے ہاتھوں سے خود برباد کریں گے،اور حدیث کے اندر تیسری اور آخری بات یہ ہے کہ جو لوگ اپنا مال جھوٹی قسم کے ذریعے بیچیں گے تو ایسے لوگوں کو بھی کل بروز قیامت اللہ کی ناراضگی کا سامنا کرنا پڑے گا،اس لئے میرے تاجر بھائیو! ایسی حرکت کبھی نہ کرنا ورنہ تمہاری آخرت تباہ وبرباد ہو جائے گی اور رب کی ناراضگی کے شکار ہو جاؤ۔

(3) عصر کے بعد جھوٹی قسم کھا کر مال بیچنے اور قبضہ کرنے والا،اور ضرورت سے زیادہ پانی سے روکنے والا:

میرے دوستو! ابھی آپ نے یہ سنا کہ جو بھی جھوٹی قسم کے ذریعے اپنا مال بیچے گا تو وہ رب کی ناراضگی کا شکار ہوگا،اب جو حدیث میں سنانے جارہاہوں اس کو ذرا غور سے سنئے،سیدنا ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا" ثَلاَثَةٌ لاَ يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ القِيَامَةِ وَلاَ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ "کہ تین آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ رب العالمین بروز قیامت نہ تو بات کرے گا اور نہ ہی ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھے گا،" رَجُلٌ حَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ لَقَدْ أَعْطَى بِهَا أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَى وَهُوَ كَاذِبٌ "نمبر ایک وہ انسان جس نے کسی سامان کے متعلق قسم کھائی کہ اس نے اس سامان کو اتنے اور اتنے میں خریدا ہے حالانکہ وہ جھوٹا ہے،" وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ العَصْرِ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ "اور دوسرا وہ شخص جس نے عصر کے بعد جھوٹی قسم اس لئے کھائی کہ کسی مسلمان کا مال ناحق مار لے،" وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ "اور تیسرا وہ شخص جس نے ضرورت سے زیادہ فالتو پانی مانگنے والے کو نہیں دیا" فَيَقُولُ اللَّهُ "تو کل بروز قیامت اللہ رب العالمین اس سے کہے گا کہ " اليَوْمَ أَمْنَعُكَ فَضْلِي كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَا لَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ "جس طرح تو نے اس زائد از ضرورت فالتو چیز سے دوسرے کو روکا جسے تیرے ہاتھوں نے بنایا بھی نہیں تھا،میں بھی تجھے آج اپنے فضل وکرم سے نہیں نوازوں گا۔(بخاری:2369)اللہ کی پناہ! کتنی بڑی بدنصیبی ہوگی جس انسان کو اللہ یہ کہہ دے کہ میں تجھے اپنے

فضل و کرم سے نہیں نوازوں گا،اس لئے میرے بھائیو اور بہنو! ضرورت سے زیادہ پانی لینے سے لوگوں کو نہ روکو،آیئے اسی سلسلے میں ایک دوسری حدیث بھی سنتے ہیں،سیدنا ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا" ثَلاَثَةٌ لاَ يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلاَ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلاَ يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ "کہ تین طرح کے لوگ ایسے ہیں جن سے اللہ رب العالمین نہ تو بات کرے گا اور نہ ہی ان کی طرف نظر اٹھاکے دیکھے گا اور نہ ہی انہیں پاک وصاف کرے گا بلکہ انہیں سخت دردناک عذاب سے دوچار بھی کرے گا،نمبر ایک" رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ بِطَرِيقٍ يَمْنَعُ مِنْهُ ابْنَ السَّبِيلِ "وہ شخص جو سفر میں ضرورت سے زیادہ پانی لئے جارہاہو اور کسی مسافر کو جسے پانی کی ضرورت ہو نہ دے،نمبر دو" وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا لاَ يُبَايِعُهُ إِلَّا لِلدُّنْيَا "وہ شخص جو کسی امام یعنی خلیفۃالمسلمین سے بیعت کرے اور اس نے صرف دنیا کے لئے بیعت کی" فَإِنْ أَعْطَاهُ مَا يُرِيدُ وَفَى لَهُ وَإِلَّا لَمْ يَفِ لَهُ "کہ جس سے اس نے بیعت کی ہے اگر وہ اس کے مقصد کو پورا کردے تو یہ بھی وفاداری سے کام لے،ورنہ اس کے ساتھ بیعت وعہد کے خلاف کرے،اور تیسرا وہ شخص" وَرَجُلٌ سَاوَمَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ العَصْرِ "جو کسی سے عصر کے بعد کسی سامان کا بھاؤ کرے" فَحَلَفَ بِاللَّهِ لَقَدْ أَعْطَى بِهَا كَذَا وَكَذَا فَأَخَذَهَا "اور اللہ کی قسم کھالے کہ اسے اس سامان کا اتنا اور اتنا روپیہ پیسہ مل رہا تھا اور خریدار اس سامان کو اس کی جھوٹی قسم کھانے کی وجہ سے لے لے حالانکہ وہ جھوٹ بول رہا تھا۔(بخاری:2672،مسلم:108،ابوداؤد:3474)

میرے دوستو! حدیث شریف میں جن تین بدبخت آدمیوں کا تذکرہ ہے ان کی جس قدر بھی مذمت کی جائے کم ہے،نمبر ایک فالتو پانی سے روکنے والا،خاص طور سے پیاسے مسافر کو محروم رکھنے والا،وہ انسانیت کا مجرم،اخلاق کا باغی،ہمدردی اور انسانیت کا دشمن ہے،اور ایسے انسان کا دل تو پتھر سے بھی زیادہ سخت ہے کہ ایک پیاسے مسافر کو دیکھ کر دل نرم ہونا چاہیے کہ اس کی جان خطرے میں ہے،دوسرا بدبخت وہ انسان ہے جو خلیفۃالمسلین کے ساتھ اپنی ذاتی مفاد کے لئے چپکا ہوا ہے،آج بھی جگہ جگہ پر یہ صورت موجود ہے مگر ہمارے یہاں تو اس کی صورت نہیں مگر آپ اس کی جگہ پر اس حدیث کے تحت جماعت وجمعیت اور اسلامی تنظیموں کو لے سکتے ہیں کہ کچھ لوگ جماعت وجمعیت اور اسلامی تنظیموں کے ساتھ محض اپنی ذاتی مفاد کے لئے گھسے بیٹھے رہتے ہیں،اور وہ ایسے لوگ ہوتے ہیں جو خلاف مفاد ذرا سی بات بھی برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے،یہی وہ بدترین لوگ ہوتے ہیں جو جماعت وجمعیت کے دشمن ہوتے ہیں اور ایسے غداروں کی جس قدر بھی مذمت کی جائے کم ہی ہے،دور حاضر میں اسلامی مدارس ومساجد اور دیگر تنظیموں میں بکثرت ایسے ہی لوگ برسراقتدار ہیں جو محض اپنی ذاتی مفاد کے لئے ان سے چمٹے ہوتے ہیں،اگر کسی وقت ان کے ذاتی مفاد پر ذرا بھی

چوٹ پڑتی ہے تو وہ اسی مسجد ومدرسہ اور اسی تنظیم کے انتہائی دشمن بن کر ڈیڑھ اینٹ کی مسجد ومدرسہ الگ سے بنانے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں، تاریخ اسلام میں کتنے ہی ایسے غدار ملتے ہیں جنہوں نے اپنی ذاتی نقصان کا خیال کرکے اسلامی حکومت کو سازشوں کو آماجگاہ بنا کر آخر میں اس کو تہ وبالا کر دیا، اور دور حاضر میں بھی کئی ایسے لوگ ہیں جنہوں نے محض اپنی ذاتی مفاد کے نہ ملنے پر اپنی ہی جماعت و تنظیم کو بدنام کرنا شروع کر دیا اور ایک الگ ہی پارٹی بنالی، جن کا عین مقصد صرف اور صرف یہی ہے کہ کسی طرح سے فلاں شخص یا فلاں تنظیم وجماعت کو لوگوں کی نظروں سے گرادیا جائے، اللہ ایسے شریروں سے جماعت وجمعیت کو محفوظ رکھے۔آمین۔اور تیسرا وہ شخص ہے جو مال بیچنے کے لئے جھوٹ اور فریب کا ہر ہتھیار استعمال کرتا ہے، خاص طور سے عصر کے بعد جھوٹ بول کر خوب بڑھاچڑھا کر مال حاصل کرتا ہے، ویسے تو ہر وقت جھوٹی قسم کھا کر مال بیچنا حرام ہے مگر عصر کے بعد کی تخصیص اس وجہ سے معلوم ہوتی ہے کہ عصر کے وقت میں دن اور رات کے فرشتوں کا اجتماع ہوتا ہے، یا پھر عصر کے بعد نامۂ اعمال کو اوپر لے جایا جاتا ہے، یا پھر یہ کہ انسان دن کے آخری حصے میں بھی جھوٹ بولنے سے پرہیز نہ کیا۔(واللہ اعلم بالصواب) تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ جھوٹی قسم کھا کر کسی کے مال کو ہتھیالینا اور ناجائز قبضہ کرلینا یہ حرام ہے چاہے وہ عصر کے بعد کا وقت ہو یا پھر کوئی اور وقت، کسی بھی وقت میں جھوٹی قسم کھا کر خرید وفروخت کرنے کو آپ ﷺ نے ناجائز اور حرام قرار دیا ہے، جیسا کہ سیدنا اشعث بن قیسؓ بیان کرتے ہیں کہ یمن میں میری اور ایک شخص کی پارٹنرشپ میں ایک زمین تھی، جس کے بارے میں مجھ سے اور اس آدمی سے آپ ﷺ کی موجودگی میں جھگڑا ہو گیا، یہ دیکھ کر آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تیرے پاس گواہ ہے، میں نے عرض کیا کہ نہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا تو پھر تم اس سے قسم لے لو، میں نے کہا کہ وہ تو فوراً قسم کھالے گا، تب آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ هُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ'' جو شخص کسی مسلمان کا مال اپنانے کے لئے جھوٹی قسم کھائے گا تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس پر غصے میں ہوگا، پھر اسی سلسلے میں اللہ رب العالمین نے یہ آیت بھی نازل کی کہ ''إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَناً قَلِيلاً أُولَئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ '' بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں، ان کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں، اللہ نہ تو ان سے بات چیت کرے گا نہ ان کی طرف قیامت کے دن دیکھے گا، نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔(آل عمران:77)۔(مسلم:138،بخاری:2356) اللہ کی پناہ! کتنی سخت وعید ہے مگر لوگ جھوتی قسمیں کھا کر، جھوٹے کاغذات بنوا کر اور جھوٹے گواہوں کو پیش کرکے دوسروں کی جگہوں اور مالوں پر قبضہ جمالیتے

ہیں تو جو لوگ بھی یہ حرکت کرتے ہیں ایسے لوگ ایک ایک اور فرمان مصطفیٰ ﷺ سن لیں کہ " مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ "جس نے جھوٹی قسمیں کھا کر کسی مسلمان کا حق مار لیا تو " فَقَدْ أَوْجَبَ اللهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ " اللہ تعالی اس کے لئے جہنم کی آگ کو واجب اور جنت کو اس پر حرام کر دیتا ہے، ایک صحابیؓ رسول نے عرض کیا کہ اے میرے آقا ﷺ " وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا "اگر وہ چھوٹی سی چیز ہو تو؟ آپ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا کہ " وَإِنْ قَضِيبًا مِنْ أَرَاكٍ " گرچہ وہ پیلو کے درخت کی ایک شاخ ہی کیوں نہ ہو۔ (مسلم: 137) اللہ اکبر کبیرا! لوگ تو لاکھوں کی چیز ہڑپ کر لیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہم جنت میں چلے جائیں گے یہاں تو آپ ﷺ نے دس بیس روپئے کی چیز کے بارے میں یہ فرمایا کہ جو ایسا کرے گا اس کا ٹھکانہ سوائے جہنم کے اور کچھ نہیں! اور تو اور ہے جھوٹی قسم کھانے والے کی صرف آخرت ہی برباد نہیں ہوتی ہے بلکہ جھوٹی قسم کھانے والے کی دنیا بھی برباد کر دی جاتی ہے، وہ اس طرح سے کہ جو بھی شخص جھوٹی قسم کھاتا ہے تو اسے دنیا میں ہی سزا دی جاتی ہے، اللہ کی پناہ! جیسا کہ جناب محمد عربی ﷺ نے فرمایا " مَنْ قَطَعَ رَحِمًا أَوْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَاجِرَةٍ رَأَى وَبَالَهُ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ "کہ جس نے رشتے ناطے کو توڑا یا پھر جھوٹی قسم کھائی تو ایسا انسان مرنے سے پہلے پہلے ضرور اس کی سزا کو بھگت لے گا۔ (الصحیحۃ: 1121) اس لئے اے میرے بھائیو اور بہنو! اگر کسی نے کسی کے ساتھ جھوٹی قسم کے ذریعے کسی بھی قسم کا فراڈ کیا ہے تو وہ آج ہی جیتے جی جتنا جلد ہو سکے اس کا رفع دفع کر لے کیونکہ وہ بہت جلد اللہ کی سزا سے دوچار ہونے والا ہے۔

(4) قیامت کے دن تین قسم کے سب سے زیادہ بدبخت انسان:

میرے دوستو! قیامت کے دن جن بدبختوں سے اللہ رب العالمین بات نہیں کرے گا اس کے تحت اب جو حدیث میں سنانے جا رہا ہوں اس کو غور سے سنئے کیونکہ اس حدیث میں ایک، دو ایسی باتوں کا بھی تذکرہ ہے جس کو ہم میں سے بہت سارے لوگ انجام دیتے ہیں، آیئے پہلے حدیث سنتے ہیں، سیدنا ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا، اللہ تبارک وتعالی کا یہ کہنا ہے کہ " ثَلاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ القِيَامَةِ "تین طرح کے لوگ ایسے ہوں گے جن کا قیامت کے دن میں مدعی بنوں گا، اور ابن ماجہ کے الفاظ ہیں اللہ تعالی کا یہ کہنا ہے کہ " وَمَنْ كُنْتُ خَصْمَهُ خَصَمْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ " اور جس کے خلاف میں مدعی ہوں گا تو میں اس سے مقدمہ جیت جاؤں گا (لہٰذا یہ تین افراد ضرور سزا پائیں گے) نمبر ایک " رَجُلٌ أَعْطَى بِي ثُمَّ غَدَرَ " وہ شخص جو میرا (اللہ کا) نام لے کر عہد کرے، پھر اس عہد کو توڑ دے، نمبر دو " وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ " وہ شخص جس نے کسی آزاد انسان کو بیچ کر اس کی قیمت کھائی، اور نمبر تین " وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا

فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِ أَجْرَهُ" وہ شخص جس نے کسی مزدور کو اجرت پر رکھا، اس سے پوری طرح کام بھی لیا لیکن اس کی مزدوری بھی نہیں دی۔ (بخاری: 2227، ابن ماجہ: 2442) میرے دوستو! اس حدیث کے اندر جن تین بد بختوں کا ذکر کیا گیا ہے اس میں پہلا وہ شخص ہے جو اللہ کے نام پر کیئے ہوئے عہد و پیمان کو توڑ ڈالے، ویسے تو عہد شکنی ہی کبیرہ گناہ ہے اور عہد شکنی کو آپ ﷺ نے منافق کی علامت و نشانی قرار دیا ہے، مگر اس کی قباحت و شناعت اس وقت زیادہ بڑھ جاتی ہے جب کوئی انسان اللہ کا نام لے کر اور اللہ کا حوالہ دے کر کوئی عہد و پیمان کرے اور پھر اسے توڑ دے، ابھی ابھی آپ نے سورہ آل عمران کی آیت نمبر 77 کو سنا کہ جو لوگ عہد و پیمان کو توڑیں گے تو ایسے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے اور ایسے ہی لوگوں پر اللہ رب العالمین سخت غضبناک ہوگا، اس لئے اے میرے بھائیو اور بہنو! جو بھی عہد و پیمان کرو اس کو ضرور بالضرور پوری کیا کرو، اسی بات کا حکم دیتے ہوئے باری تعالی نے فرمایا کہ " وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا "اور عہد کی پابندی کرو کیونکہ عہد کے بارے میں تم سے سوال ہوگا۔ (الاسراء: 34) سنا آپ نے کہ ہم جو بھی عہد و پیمان کرتے ہیں اس بارے میں اللہ رب العزت ہم سے ضرور بالضرور پوچھے گا، مگر افسوس کی بات ہے کہ ہم ہر آئے دن، اپنی اولاد، اپنے والدین اور اپنے اعزہ واقارب کے ساتھ کئی طرح کے وعدے اور عہد و پیمان کر لیتے ہیں مگر جب اس کو پورا کرنے کا وقت آتا ہے تو ہم مکر جاتے ہیں، تو جو لوگ بھی عہد و پیمان کو توڑ دیتے ہیں، ایسے لوگ نبیٔ اکرم و مکرم ﷺ کا یہ فرمان سن لیں کہ جو لوگ بھی عہد و پیمان کو توڑیں گے تو کل بروز قیامت انہیں تمام مخلوق کے سامنے میں بہت ہی بری طرح سے ذلیل و رسوا کیا جائے گا، اب آپ یہ سوچ رہے ہوں گے کہ کیسے اور کس طرح سے عہد شکنی کرنے والوں کو ذلیل و رسوا کیا جائے گا تو پھر فرمان مصطفیٰ ﷺ خود اپنے کانوں سے سن لیں اور اگر کسی کو یقین نہ ہو تو پھر وہ بخاری و مسلم حدیث کی کتابوں کو کھول کر خود اپنی آنکھوں سے دیکھ کر کے پڑھ لے، سیدنا ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا" إِذَا جَمَعَ اللهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" جب حشر کا میدان ہوگا اور اللہ رب العالمین تمام اول تا آخر انس و جن کو جمع کر چکے گا تو" يُرْفَعُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ " قیامت کے دن ہر عہد توڑنے والے کے لئے ایک جھنڈا ہوگا، اور پھر یہ اعلان کیا جائے گا کہ اے انسانوں اور جنوں سن لو!" هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ" یہ فلاں بن فلاں کی بدعہدی اور دھوکا دھڑی اور فراڈ کا یہ نشان ہے۔ (مسلم: 1735، بخاری: 3186) اور ایک دوسری روایت کے الفاظ ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ" لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ عِنْدَ اسْتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" ہر عہد توڑنے والے، فراڈ کرنے والے، دھوکا دینے والے اور لوگوں کو چونا لگانے والوں کے لئے قیامت کے دن اس کی سرین کے پاس ایک جھنڈا ہوگا، اور پھر" يُرْفَعُ

لَهُ بِقَدْرِ غَدْرِهِ "اس جھنڈے کو اس کی بدعہدی،دھوکادھڑی اور فراڈ کے تناسب سے بلند کیا جائے گا۔ (مسلم:1738،بخاری:3188)اللہ کی پناہ! ذرا سوچئے کہ فراڈ کرنے والے، دھوکا دینے والے اور عہد و پیمان کو توڑنے والے لوگوں کی کیسی بدنامی اور رسوائی ہوگی کہ پہچان کے لئے میدان محشر میں جھنڈا ہی لگا دیا جائے گا،اور جھنڈا یہ تو دور سے نظر آنے والی چیز ہے،جس کا مطلب یہ ہوا کہ دور سے دیکھ کر ہی لوگ کہنا شروع کردیں گے کہ دنیا میں یہ شخص غدار اور فراڈی تھا،اس حدیث کے تحت حافظ صلاح الدین یوسفؒ ریاض الصالحین میں لکھتے ہیں کہ عربوں میں رواج تھا کہ وہ بدعہدی کرنے والوں کے لئے بازاروں میں جھنڈے گاڑ دیا کرتے تھے،تاکہ وہ بدنام اور ذلیل ہو،اسی رواج کے مطابق اللہ نے ان کی اخروی سزا کا تذکرہ کیا تاکہ اس جرم اور اس کی سزا کی نوعیت لوگ سمجھ سکیں۔

میرے دوستو! حدیث شریف میں دوسرے نمبر پر اس بدبخت کا تذکرہ ہے جو کسی آزاد انسان کی تسکری کرتا ہے یعنی اس کو بیچ دیتا ہے جیسا کہ ہم اور آپ دیکھتے ہیں کہ غنڈے و موالی لوگ بچوں اور لڑکیوں کو اغوا کرکے بیچ دیتے ہیں تو اس طرح کے جتنے بھی لوگ ہوں گے ایسے لوگوں کو کل بروز قیامت دردناک عذاب سے دوچار کیا جائے گا اور سب سے آخر میں حدیث شریف کے اندر جس بدبخت کا تذکرہ ہے،اس کو ذرا غور سے سنئے،کل بروز قیامت جس انسان کے طرف سے اللہ رب العالمین مدعی بنے گا،وہ غریب مزدور ہوگا جس کو کسی نے مزدوری پر رکھا،دن سارا کام بھی کرا لیا مگر اس کی مزدوری نہیں دی،اللہ کی پناہ! آج یہ بیماری بھی سماج و معاشرے کے اندر بہت ہی زیادہ عروج پر ہے کہ لوگ مزدور سے مزدوری تو کرا لیتے ہیں مگر جب اجرت دینے کی بات آتی ہے تو ٹال مٹول سے کام لیتے ہیں، یا تو وقت پر اجرت دیتے ہی نہیں ہیں یا پھر جتنا معاہدہ ہوا رہتا ہے اس سے مکر جاتے ہیں،اور مزدور کو ڈرا دھمکا کر یہ کہتے ہیں کہ لینا ہے تو لو نہیں تو یہ بھی نہیں دوں گا،اور کتنے لوگ تو ایسے ہیں جو مزدور کو اجرت ہی نہیں دیتے ہیں جبکہ جناب محمد عربی ﷺ کا یہ فرمان ہے کہ " أَعْطُوا الْأَجِيرَ أَجْرَهُ قَبْلَ أَنْ يَجِفَّ عَرَقُهُ "مزدور کو مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے دے دو۔(ابن ماجہ:2443،اسنادہ صحیح) سنا آپ نے کہ آپ ﷺ کیا حکم دیا ہے کہ مزدور کی مزدوری فوراً دے دیا کرو مگر لوگ مزدوری دینے میں ٹال مٹول سے کام لیتے ہیں تو جو لوگ بھی یہ بری حرکت کرتے ہیں وہ لوگ سن لیں کہ آج اس غریب مزدور کا تو کوئی نہیں ہے،وہ تو لاچار ہے، مجبور ہے مگر کل بروز قیامت اس کے طرف سے اللہ خود مدعی بن جائے گا،اور جس کے خلاف اللہ مدعی ہوگا سمجھ لو اس کی ٹھکانہ سوائے جہنم کے اور کچھ نہیں،اس لئے اے لوگو! مزدور کو ہمیشہ اس کی پوری مزدوری دے دیا کرو،ورنہ آخرت میں تمہاری ذلت و رسوائی یقینی ہے۔

(5) قیامت کے دن اللہ کی نظر رحمت سے محروم رہ جانے والے تین اور بد نصیب:

میرے بھائیو اور بہنو! قیامت کے دن جن تین قسم کے بد نصیبوں سے اللہ رب العزت بات نہیں کرے گا اس کے تحت اب جو حدیث میں سنانے جارہا ہوں اس کو بغور سماعت فرمایئے کیونکہ اس حدیث کے اندر جن تین باتوں کا تذکرہ ہے، وہ آج سماج و معاشرے کے اندر بہت ہی عام ہے، یہ تینوں باتیں کبیرہ گناہ ہیں مگر لوگ اس کو معمولی سمجھتے ہیں، آیئے حدیث سنتے ہیں کہ ایسے کون سے تین بد بخت و بد نصیب ہیں جن سے اللہ رب العالمین کل بروز قیامت بات نہیں کرے گا، سیدنا ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا " ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ " کہ تین قسم کے ایسے بد بخت لوگ ہیں جن کی طرف کل بروز قیامت اللہ رب العالمین دیکھے گا بھی نہیں، نمبر ایک " الْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ " والدین کا نافرمان، اور نمبر دو " وَالْمَرْأَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ " مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورت، اور نمبر تین " وَالدَّيُّوثُ " دیوث یعنی بے غیرت انسان۔ (نسائی: 2562، الصحیحۃ: 674) اور ایک دوسری روایت کے اندر ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ " ثلاثةٌ لا يَنظرُ اللهُ إليهم يومَ القيامةِ " تین قسم کے ایسے لوگ ہیں جن کی طرف اللہ رب العالمین نظر رحمت سے دیکھے گا بھی نہیں، نمبر ایک " العاقُّ لوالديهِ " والدین کا نافرمان، اور نمبر دو " ومُدْمِنُ الخَمرِ " ہمیشہ شراب پینے والا، اور نمبر تین " والمنانُ عطاءهُ " احسان جتلانے والا۔ (الصحیحۃ: 1397)

(أ) والدین کا نافرمان:

میرے دوستو! جن بد بختوں کی طرف اللہ رب العالمین کل بروز قیامت نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا وہ انسان ہے جو اپنے والدین کا نافرمان ہوگا، جو اپنے والدین کا دل دکھانے والا ہوگا، جو اپنے والدین کو ستانے والا ہوگا، تو جو لوگ بھی اپنے اپنے والدین کو تکلیف دیتے ہیں ایسے لوگ یہ سن لیں اور جان لیں کہ ماں باپ کو تکلیف دینے والا، ستانے والا، رلانے والا اپنی موت سے پہلے ہی جیتے جی اس کی سزا پائے گا اور یہ میں نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ جناب محمد عربی ﷺ کا فرمان ہے کہ " كُلُّ ذُنُوبٍ يُؤَخِّرُ اللَّهُ مِنْهَا مَا شَاءَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ " تمام گناہوں میں سے جس گناہ کی سزا کو چاہے اللہ تعالی اس کو قیامت تک کے لئے مؤخر کردے، " إِلَّا الْبَغْيَ وَعُقُوقَ الْوَالِدَيْنِ أَوْ قَطِيعَةَ الرَّحِمِ " سوائے ظلم و سرکشی اور والدین کی نافرمانی یا قطع رحمی کے، " يُعَجِّلُ لِصَاحِبِهَا فِي الدُّنْيَا قَبْلَ الْمَوْتِ " ان تینوں گناہوں کے مرتکب کو اللہ رب العالمین دنیا میں ہی اس کی موت سے پہلے پہلے بہت جلد سزا دیتا ہے۔ (الادب المفرد: 591، الصحیحۃ: 1120، صحیح الجامع للألبانیؒ: 2810، 137) اے نوجوانو! سنا آپ نے کہ ماں باپ کو تکلیف دینے والا جیتے جی سزا سے دوچار کیا جاتا ہے اس لئے میرے نوجوانوں! یہ نصیحت یاد رکھنا کہ والدین کی خدمت فرض بھی ہے اور قرض بھی ہے، اگر والدین کی خدمت

کروگے اور ان کو خوش رکھوگے تو سیدھے جنت میں جاؤگے اور اگر آج دنیا میں تم ان کو رلاؤگے تو تم خود بھی دنیا میں رلائے جاؤگے اور آخرت میں تو برا انجام ہوگا ہی،اس لئے اے نوجوانوں !اپنے ماں باپ کو خوش رکھا کرو ورنہ دنیا وآخرت میں رب کی ناراضگی کے شکار ہو جاؤگے۔

(ب) مردوں کی مشابہت اخیتار کرنے والی عورتیں:

میرے دوستو! کل بروز قیامت جن کی طرف اللہ رب العالمین نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا اس میں ایک وہ عورت بھی ہوگی جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں،اللہ کی پناہ! میں کیا بتاؤں آپ کو کہ آج سماج ومعاشرے کے اندر اس تعلق سے یہ لڑکیاں اور یہ عورتیں کیا کیا غل کھلارہی ہیں، عورتیں مردوں کی طرح لباس پہننے لگی ہیں، عورتیں مردوں کی طرح اپنے بالوں کو کٹ کرنے لگی ہیں،اور مرد بھی کچھ پیچھے نہیں ہیں ، عورتوں نے مردانہ حلیہ اختیار کرلیا ہے اور مردوں نے زنانہ حلیہ اختیار کرلیا ہے،آج کا نوجوان لڑکیوں کی طرح بالیاں پہن لیتا ہے تو کوئی اپنا کان چھید الیتا ہے تو کوئی عورتوں کی طرح گلے میں ہار ڈال لیتا ہے تو کوئی عورتوں کی طرح ٹخنوں سے نیچے اپنا لباس پہنتا ہے الغرض عورتیں مرد بن رہی ہیں اور مرد یہ عورتیں بن رہے ہیں تو جو لوگ بھی ایسی حرکتیں کررہے ہیں وہ لوگ یہ سن لیں اور جان لیں ایسے لوگوں پر اللہ کی لعنتیں برستی ہیں جیسا کہ سیدنا ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ جناب محمد عربی ﷺ نے فرمایا'' لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ''کہ آپ ﷺ نے عورتوں سے مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر اور مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔(بخاری:5885،ابن ماجہ:1904)

(ج) دیوث:

جن بدبختوں کی طرف اللہ رب العالمین نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا ان میں سے ایک بدنصیب اور بدبخت دیوث ہے،دیوث بے حیا اور بے غیرت انسان کو کہتے ہیں،اہل لغت دیوث کی تعریف میں لکھتے ہیں کہ دیوث وہ انسان ہے جو اپنے گھر میں بے حیائی کو دیکھے مگر اس کو برانہ سمجھے،اور بعض اہل علم نے کہا کہ دیوث وہ بے غیرت انسان ہے جسے اپنے گھر والوں کی بے حیائی پر غیرت نہ آئے۔(الصحیحۃ،اردو:96/1)اور آج کل سماج ومعاشرے کے اندر تو یہی ہورہا ہے کہ ایک انسان کو معلوم ہے کہ اس کے گھر میں اور اس کے گھر والوں میں یہ یہ برائیاں موجود ہے مگر پھر بھی وہ انسان ان کو اس سے منع نہیں کررہا ہے، میں کیا بتاؤں آپ کو آج سماج ومعاشرے کے اندر لوگوں نے بے شرمی کی تمام حدوں کو پار کردیا ہے،دیکھا یہ جارہا ہے کہ والدین خود ہی اپنی اپنی بیٹیوں کو لڑکوں سے پیار کرنے اور پھر ان کے ساتھ گُل چھڑے اڑانے میں مدد کررہے ہیں۔استغفر اللہ۔یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ والدین خود ہی اپنی اپنی بیٹیوں کو جینس،ٹی شرٹ خرید کر

لا کر دیتے ہیں کہ لو پہنو! تو اس طرح کے جتنے بھی لوگ ہیں وہ سب دیوث ہیں، جو دنیا وآخرت میں عذاب الٰہی سے دوچار کئے جائیں گے۔

(د) شرابی:

جن بد بختوں کی طرف اللہ رب العالمین نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا ان میں سے ایک اور بدنصیب وبد بخت وہ انسان ہے جو شرابی ہے، آج اس شراب نے نہ جانے کتنے خاندانوں اور کتنے گھروں کو تباہ وبرباد کردیا، اس شراب سے جہاں دنیا میں بے شمار بیماریاں ہوتی ہیں وہیں پر شرابی انسان کی آخرت بھی تباہ وبرباد ہے، جو لوگ شراب پیتے ہیں ایسے لوگوں کے بارے میں کتنی سخت وعید آپ ﷺ نے بیان کی ہے ذرا سنئے، سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا'' مُدْمِنُ الْخَمْرِ إِنْ مَاتَ لَقِيَ اللَّهَ كَعَابِدِ وَثَنٍ '' اگر ہمیشہ شراب پینے والا اسی عادت پر مرجاتا ہے تو بت کی عبادت کرنے والے کی حیثیت سے اللہ تعالی کو ملے گا۔ (الصحیحۃ: 677) تو میرے دوستو! میدان محشر میں اللہ کی نظر رحمت سے محروم رہ جانے اور اللہ کی غضب کے شکار ہونے والوں کے بارے میں آپ نے بہت کچھ سنا اور جانا مگر صرف سننے اور جاننے سے کچھ بھی فائدہ ہونے والا نہیں ہے، ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ہمیشہ اپنے آپ کو ہر اس عمل اور اس حرکت سے بچائے رکھیں جن سے یہ حرماں نصیبی ہو سکتی ہے، ذرا سوچئے کہ ہمارے گندے کپڑوں سے کیسی بدبو آتی رہتی ہے اور ہم گندے کپڑوں میں انسانوں کا سامنا کرنے سے جی چراتے اور کتراتے رہتے ہیں تو پھر ہم اپنے رب کو گندے کردار واعمال کے ساتھ کیا منہ دکھائیں گے؟؟ سوچئے! غور وفکر کیجئے؟ اور اپنے اعمال وکردار کو نیک اعمال کے ذریعے خوبصورت اور خوشبودار کیجئے۔

اب آخر میں اللہ رب العالمین سے دعاگو ہوں کہ اے بارالہ تو ہمیں قیامت کے دن اپنی رحمتیں عطا فرمانا اور ہر طرح کی بدبختی وبدنصیبی اور حرماں نصیبی سے تو ہم سب کو محفوظ رکھنا۔ آمین ثم آمین یارب العالمین۔

مرتب
ابومعاویہ شارب بن شاکر السّلفی
امام وخطیب مرکز مسجد اہل حدیث، فتح دروازہ۔ آدونی
ناظم جامعہ ام القری للبنین والبنات۔ آدونی، ضلع کرنول
9885294745 Sharibsalafi9885@gmail.com